دُرود وسَلام

شرعی طریقہ اور احکام و مسائل



تقریظ جلیل:

حضرت مولانا محمد سلمان صاحب بجنوری دامت برکاتہم العالیہ

(استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند وخلیفہ مجاز حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم)

زیر سرپرستی:

حضرت مفتی ابوبکر جابر قاسمی دامت برکاتہم العالیہ

(ناظم مدرسہ کہف الایمان ٹرسٹ، صفدر نگر حیدر آباد)

مرتب:

مفتی محمد سلمان قاسمی کریم نگری

فاضل دارالعلوم دیوبند

دُرُود وسَلام

شرعی طریقہ اور احکام و مسائل

تقریظ جلیل

نمونۂ اسلاف حضرت الاستاذ مولانا محمد سلمان صاحب بجنوری دامت برکاتہم العالیہ

(استاذ حدیث دار العلوم دیوبند و خلیفہ مجاز حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم)

زیر سرپرستی

حضرت مفتی ابوبکر جابر قاسمی دامت برکاتہم العالیہ

(ناظم مدرسہ کہف الایمان ٹرسٹ، صفدر نگر حیدرآباد)

مرتب:

مفتی محمد سلمان قاسمی کریم نگری

فاضل دار العلوم دیوبند

ناشر

تفصیلات

نام کتاب ـــــــــ درود وسلام شرعی طریقہ واحکام ومسائل

مرتب ـــــــــ مولوی محمد سلمان کریم نگری قاسمی

رابطہ ـــــــــ +91 7075435404

صفحات ـــــــــ ۳۷

اشاعت اول ـــــــــ ۱۴۴۷ - ۲۰۲۵

کمپوزنگ وسرورق ـــــــــ Design Station 7276831934

تعداد ـــــــــ

طباعت ـــــــــ

ناشر ـــــــــ



کتاب کے لیے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

+91 7075435404

فہرست عناوین

تقریظ جلیل

نمونۂ اسلاف حضرت الاستاذ مولانا محمد سلمان صاحب بجنوری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

(استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند وخلیفہ مجاز محبوب العلماء
حضرت جی مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی اطال اللہ عمرہ)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

عزیزِ مکرم مولانا محمد سلمان صاحب قاسمی کریم نگری دارالعلوم دیوبند کے نوجوان فاضل ہیں باصلاحیت ہیں سنجیدہ اور صالح ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انکو تدریس کے ساتھ ساتھ تحریری کام کا ذوق بھی عطا فرمایا ہے۔ اب تک کئی موضوعات پر انکی تحریرات سامنے آچکی ہیں۔ اس وقت انہوں نے درود وسلام کا شرعی طریقہ اور احکام و مسائل کے موضوع پر یہ مختصر رسالہ لکھا ہے، یہ موضوع ایسا ہے کہ کسی بھی مسلمان کے لئے اس پر لکھنا، بولنا، عمل کرنا ہر ایک چیز سعادت ہے۔ موصوف نے درود وسلام کے موضوع پر اختصار مگر جامعیت کے ساتھ ضروری تمام چیزیں جمع کردی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ رسالہ اس موضوع پر ان شاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ دعاء ہے کہ اللہ رب العزت عزیزِ موصوف کو مزید علمی و دینی خدمات کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

محمد سلمان عفا اللہ عنہ
استاذِ حدیث دارالعلوم دیوبند
۱۷/صفر المظفر ۱۴۴۷ھ
۱۲/اگست ۲۰۲۵ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقریظ

حضرت الاستاذ مفتی ابوبکر جابر صاحب قاسمی دامت برکاتہم

(ناظم مدرسہ کہف الایمان، حیدرآباد)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد.

"درود" اردو زبان کا لفظ ہے جسکے معنیٰ "قرب و رحمت" کے آتے ہیں، محسن انسانیت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے ہمارا قرب اللہ تعالیٰ سے بڑھ جاتا ہے خود آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں باادب پڑھا گیا درود ایک خوبصورت تحفے کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے تو انکی توجہ اور دعا ہمیں بھی نصیب ہوتی ہے۔

ہمارے عزیز دوست مفتی محمد سلمان قاسمی کریم نگری نے ۱۶ حوالہ جات سے استفادہ کرتے ہوئے ۱۷ عناوین پر مشتمل درود وسلام کا شرعی طریقہ اور احکام ومسائل نامی رسالہ مرتب کیا ہے۔ موصوف زمانۂ طالب علمی سے ہی ذی استعداد اور صالح طبیعت کے مالک واقع ہوئے ہیں، راقم کے مشورے سے ہی انہوں نے تلنگانہ کے ضلع سنگاریڈی کے ایک ادارے "مدرسہ عربیہ نعمانیہ" میں شعبہ عالمیت کی تدریس کی، اور اب کریم نگر کے ایک بافیض مدرسۂ بنات میں علیا کی کتابیں پڑھا رہے ہیں۔ لکھنے پڑھنے کا ستھرا ذوق ہے، اخبارات ورسائل میں موصوف کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں

رب کریم اس رسالے کو قبول فرما کر مزید خدمت دین کے لئے وسائل و میدان مسخّر فرمائے۔ (آمین)

ابوبکر جابر قاسمی

۱/ ربیع الاول ۱۴۴۶ھ

۴/ستمبر، ۲۰۲۴ء

عرض مرتب

شریعتِ مطہرہ نے ہر عبادت کے لئے آداب وطریقۂ کار اور حدود وشرائط طے کئے ہیں جن کی رعایت کے ساتھ عبادت کی جائے تو باعثِ ثواب واجر اور دارین میں فلاح وکامرانی کا وعدہ ہے اور اگر ان شرائط وشرعی طریقۂ کار سے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتے ہوئے کوئی مروجہ طریقہ اختیار کیا جائے تو ثواب کے بجائے گناہ لازم ہوگا۔ درود وسلام بھی ایک نہایت اہم عمل ہے جس کے ذریعے سے ہمارے دلوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طرح کی محبت وعقیدت پیدا ہوتی ہے۔

زیر نظر رسالہ "درود وسلام کا شرعی طریقہ اور احکام ومسائل" اسی مقصد کے تحت مرتب کیا گیا ہے کہ درود وسلام جیسا اہم عمل شریعت کے بتائے ہوئے آداب وطریقے کے مطابق ہو جائے جس میں مع حوالہ جات مختصر اور واضح انداز میں درود وسلام سے متعلق اہم احکام ومسائل ذکر کئے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ رسالہ دراصل پہلے ایک مضمون کی شکل میں ماہ نامہ الاصلاح کریم نگر میں شائع ہو چکا تھا بعد ازاں دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ ان مضامین کو مزید مدلل کر کے افادۂ عام کے لئے ایک کتابچہ کی شکل دی جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اس چھوٹی سی سعی کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور یہ رسالہ آپکے ہاتھوں میں ہے۔

اس موقع پر میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کا شکر بجالاتا ہوں جس نے اس رسالے کی تکمیل کے اسباب پیدا فرمائے اور اسکو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی فللہ الحمد والمنۃ۔ راقم تہِ دل سے ممنون ومشکور ہے دارالعلوم دیوبند کے مایۂ ناز استاذِ حدیث حضرت الاستاذ مولانا محمد سلمان صاحب بجنوری ونقشبندی دامت برکاتہم العالیہ (خلیفہ مجاز محبوب العلماء حضرت جی مولانا

پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ العالی) کا جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود میری ادنی سی درخواست کوقبول کرتے ہوئے اپنے گرانقدر دعائیہ کلمات سے اس مجموعے کو زینت بخشی۔ یقینا یہ میرے لئے بڑی سعادت کی بات ہے اللہ تعالیٰ حضرت والا کو صحت وعافیت کے ساتھ طویل عمر عطاء فرمائے اور آپکے علمی وروحانی فیوض وبرکات کوتا قیامت جاری وساری رکھے۔

اسی طرح صوبۂ تلنگانہ کی مشہور ومقبول شخصیت حضرت الاستاذ ومربی مفتی ابوبکر جابر صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ کا بھی شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے ان مضامین کی پذیرائی فرمائی اور اپنی قیمتی تقریظ عنایت فرمائی جن کی بے پناہ شفقتوں اور مفید مشوروں کے ذریعے سے راقم آج یہاں تک پہنچا ہے اللہ تعالی استاذِ محترم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کا سایۂ عاطفت ہم پر تادیر قائم رکھے۔

اخیر میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں جس کے فضل وکرم سے میں قلم پکڑ کر لکھنے کے قابل بنا کہ اس حقیر سی کاوش کو قبول فرما کر میرے اور میرے والدین کے گناہوں کی بخشش اور آخرت میں مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

محمد سلمان کریم نگری

۱۸/صفر المظفر ۱۴۴۷ھ

۱۳/اگست ۲۰۲۵ء

تمہید

درود وسلام اللہ رب العزت کی ان لازوال نعمتوں میں سے ہے جسکے دامن میں بے شمار برکتیں اور رحمتیں پنہاں ہیں یہ ایک ایسا واحد عمل ہے کہ جسے مل جائے اسکے دین و دنیا سنور جاتے ہے کیونکہ درود وسلام وہ پاکیزہ عمل ہے جو انسان کے ظاہر و باطن کو ہر قسم کی پریشانیوں کثافتوں اور آلودگیوں سے پاک و منزہ کردیتا ہے اور روحانی وجسمانی پاکیزگی کا باعث ہے۔درود وسلام درحقیقت اللہ تعالی کے حضور میں کی جانے والی نہایت اعلی درجہ کی عبادت ہے جو امام الانبیاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ایمانی وابستگی اور اظہار وفاداری کے لئے آپ کے حق میں کی جاتی ہے یہ عمل آپ سے محبت اور آپ کے حقوق وآداب میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر اس کی ترغیب دی ہے کیونکہ امت کو اس میں جو سکون ملتا ہے شاید ہی کسی اور عبادت میں ملتا ہو۔

درود وسلام کے فضائل:

قران وحدیث میں درود وسلام کی بے شمار فضیلتیں وارد ہوئی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: **ان اللہ و ملائکتہ یصلو ن علی النبي، یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما** (سورہ أحزاب :۵۵) اس آیت میں اللہ تعالی نے خود اپنے اور اپنے

فرشتوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عمل صلوۃ کا ذکر فرمایا ہے یہاں پر یہ بات غور کرنے کی ہے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالی نے بہت سے احکامات ارشاد فرمائے، بے شمار انبیاء کی توصیفیں بیان فرمائی، لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں خود بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو، یہ اعزاز صرف اور صرف امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے کہ اول اللہ نے صلاۃ کی نسبت اپنی طرف کی پھر اپنے فرشتوں کی طرف کی پھر عام مسلمانوں کو اس کا حکم دیا کہ تم بھی درود بھیجو! اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہوسکتی ہے کہ درود و سلام کے اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے۔

معارف القرآن میں مذکور ہے کہ اس آیت سے درود و سلام بھیجنے والے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ثابت ہوئی کہ اللہ تعالی نے ان کو اس کام میں شریک فرمالیا جو کام حق تعالیٰ خود بھی کرتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی (معارف القرآن 7/ 237) علاوہ ازیں مختلف احادیث میں درود وسلام کے تعلق سے ان گنت فضائل مذکور ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالی اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتے ہیں (مشکاۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی، 1/ 295)

ایک اور حدیث میں حضرت ابوطلحہ رض سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت حضور علیہ السلام کے چہرے پر شگفتگی تھی، فرمایا مجھ سے جبرائیل نے کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے کہ محمد! کیا تم اس بات پر خوش نہ ہو گے کہ تمہاری امت میں سے جو کوئی تم پر درود پڑھے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں

اور تمہاری امت میں سے جو کوئی آپ پر سلام پڑھے گا میں 10 بار اس پر سلامتی نازل کروں گا (تفسیر مظہری 5/303)

شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کاندھلویؒ اس حدیث کے ضمن میں رقمطراز ہیں: کہ اللہ جل شانہ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لیے کافی ہے چہ جائے کہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالی کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی کہ اس کے ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالی کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں پھر کتنے خوش نصیب ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوالاکھ درود شریف کا معمول ہوتا ہے جیسا کہ میں نے اپنے بعض خاندانی اکابر کے متعلق سنا ہے (فضائل درود شریف ص:12) درود شریف ایک ایسا اہم عمل ہے جسکے اہتمام کی وجہ سے ایک مسلمان کو قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہوگا چنانچہ حضرت ابن مسعود رضؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔ (رواہ الترمذی)

جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کے خاص فضائل:

درود شریف پڑھنا اپنی جگہ ایک خصوصی اہمیت اور فضیلت کا باعث ہے جیسا کہ اوپر کی سطور میں گزر اہے لیکن یہ بات بھی ہمارے ذہنوں سے اوجھل نہیں ہونی چاہئے کہ سردارِ ایام جمعہ کے دن اور شبِ جمعہ کثرت سے درود پڑھنے کے خاص فضائل احادیث میں وارد

ہوئے ہیں چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ"

(یعنی جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے)(سنن ابوداؤد: ۱۰۴۷، بیہقی: ۵۹۹۴)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إن أفضل أيامكم يوم الجمعة، فاكثروا عليَّ من الصلاة فيه، فإن صلاتكم معروضة علي (بے شک تمہارے سب دنوں میں افضل دن جمعہ ہے، اس لئے اس دن مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے)(مسند احمد: ۱۶۱۵۴، ابوداؤد: ۱۵۳۱، نسائی: ۱۳۷۵)

ان دنوں احادیث سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ جمعہ کے دن جو افضل الایام ہے درود شریف کا اہتمام کرنے کی آپ علیہ السلام نے تاکید فرمائی ہے اور یوم جمعہ کو پڑھا گیا درود براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچایا جاتا ہے اسی لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنے کا اھتمام کریں چنانچہ علامہ ابن قیم جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر بندہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی سانسوں کے برابر بھی درود پڑھے تو آپ کا حق ادا نہ ہو۔(جلاء الأفہام: ۳۸۸)

درود وسلام امتِ محمدیہ کی خصوصیات میں سے ہے:

یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کہ سرور کائنات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سارے انبیاء میں سب سے افضل ہیں جو محبوبِ ربِّ کائنات ہے جسکو امام الانبیاء ہونے کا شرف حاصل ہے جو کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہے نیز خالق کائنات کے بعد انسانیت کا اگر کوئی

محسن اعظم ہے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے یہی وجہ ہے کہ اس امت کو آپ علیہ السلام پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ عظیم عمل صرف اسی امت محمد یہ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ پچھلی امتوں کو اپنے نبی پر درود بھیجنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ حضرت ابوذر الھر وی سے منقول ہے کہ آپ علیہ السلام پر درود پڑھنے کا حکم ہجرت کے دوسرے سال دیا گیا تھا (نیز حضرت شیخ الحدیث رح نے حضرت علامہ اشرف علی تھانوی رح کے حوالہ سے لکھا ہے کہ درود شریف کا حکم شعبان 2 ہجری میں نازل ہوا (فضائل اعمال ص 734) اور بعض کا قول ہے کہ یہ حکم شب معراج میں دیا گیا تھا۔ بہرحال درود کا عمل ایسا عظیم عمل ہے جو صرف اسی امت کے ساتھ خاص ہے۔ (أحکام القرآن للتھانوی۔ باب تنقیح الکلام فی أحکام الصلاۃ والسلام 3/497)

تارکِ درود وسلام کے لئے وعیدیں:

احادیث مبارکہ میں جہاں درود شریف پڑھنے والوں کے لئے فضائل وارد ہوئے ہیں وہیں درود شریف کو ترک کرنے والوں کے لئے وعیدیں بھی مذکور ہیں یہی وجہ ہے کہ درود نہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں اور فیوض و برکات سے محروم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ احادیث میں وارد شدہ وعیدوں کا مصداق بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ "البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل" بخیل وہ ہے جسکے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (رواہ الترمذی) ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے کہ جو مجھ پر

درود پڑھنا بھول گیا اس نے جنت کا راستہ کھو دیا۔ (ابن ماجہ) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود نہ پڑھنے والے کے لئے ہلاکت کی وعید سنائی ہے، چنانچہ حدیث کے الفاظ یوں ہے کہ: بعدمن ذکرت عندہ فلم یصل علیک

ترجمہ: ہلاک ہوجائے وہ شخص جسکے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا ہو۔

اس قسم کی متعدد احادیث کتب حدیث میں موجود ہے جس میں مختلف وعیدیں مذکور ہے۔ علامہ سخاوی نے ان وعیدوں کو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بددعا ہے اور سخاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے، نیز جنت کا راستہ بھول جانے کی اور جہنم میں داخل ہونے کی، اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہیں اور یہ کہ وہ سب سے زیادہ بخیل ہے، جو شخص حضور علیہ السلام پر درود نہ پڑھے، اس کا دین سالم نہیں ،وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت نہ کر سکے گا۔ (ماخوذ از فضائل درود شریف ص/ 71)

الغرض مذکورہ بالا احادیث سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ درود نہ پڑھنے پر کتنی سخت وعیدیں ہیں اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ جب بھی حضور علیہ السلام کا نام سنے تو درود پڑھنے کی عادت ڈالیں اور چلتے پھرتے درود کے ورد کا معمول بنائیں ورنہ کہیں ہم ان وعیدوں کے مصداق نہ بن جائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

درود وسلام کے معنی اور اسکا مطلب:

درود کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ صلوٰۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے ہے جس کے معنی رحمت، دعا مدح وثنا کے آتے ہیں، اس کے علاوہ یہ لفظ نماز کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے چنانچہ مذکورہ آیت میں صلاۃ کی نسبت جو اللہ کی طرف کی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے آپ علیہ السلام کی شان عالی کے مناسب رحمت نازل فرمانا ہے، اور فرشتوں کی طرف صلاۃ کی نسبت یہ ہے کہ ان کا آپ علیہ السلام کے لئے دعا کرنا ہے اسی طرح ہاں مومنین کی طرف سے صلاۃ کا مفہوم دعا اور مدح وثناء کا مجموعہ ہے یعنی فرشتوں کا رحمت بھیجنا اور جس رحمت بھیجنے کا ہم کو حکم ہے اس سے مراد اس رحمت خاصہ کی دعا کرنا ہے اور اسی کو ہمارے محاورے میں درود کہتے ہیں۔ (بیان القرآن ۳/۱۸۷, معارف القرآن ۷/۳۳۹.)

دوسرا لفظ سلام کا ہے جو مصدر بمعنی السلامۃ ہے، اور اس کے معنی سلامة عن الآفات ہے، یعنی نقائص وعیوب اور آفتوں سے سالم رہنا ہے، السلام علیک کے معنی یہ ہوئے کہ نقائص وآفات سے سلامتی آپ کے ساتھ رہے، اور بعض حضرات نے یہاں لفظ سلام سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات لی ہے یعنی اللہ تعالی آپ کی حفاظت ورعایت پر متولی کفیل ہیں۔ (معارف القرآن ۷/ ۲٤۰, روح المعانی ۱۱/ ٥٥٣) علامہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ مقصود اس تسلیم سے دعا ہے سلام من اللہ کی اور اس سلام سے مقصود بشارت سلامت ہے، (بیان القرآن ۳ / ۱۸۷)

صلوۃ وسلام میں فرق کیا ہے؟

سرورکائنات امام الانبیاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے میں فرق یہ ہے کہ درود میں لفظ صلوۃ ہوتا ہے اور سلام میں لفظ سلام مذکور ہوتا ہے نیز عام مومنین کی طرف صلاۃ کا مفہوم دعا، مدح وثناء کا مجموعہ ہے اور سلام میں سلامتی کی دعا ہے، یہی وجہ ہے کہ سلام کے سلسلے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود وسلام پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے درود و سلام پڑھتا ہے تو اس کا درود وسلام فرشتے میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (مشکاۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی، ۱/۲۹٥)

درود وسلام پڑھنے کا شرعی طریقہ:

اب رہا مسئلہ درود وسلام کا طریقہ کیا ہے؟ اس بارے میں اکثر لوگ ناواقف ہوتے ہیں اور اپنی جہالت وکم فہمی کی وجہ نت نئے طریقے ایجاد کر لیتے ہیں، چنانچہ اس بہترین عمل کا طریقہ اور اسکے آداب کا جاننا ہر مسلمان کے لئے انتہائی ناگزیر ہے۔ بہرحال یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اسلام نے ہر عبادت کے لیے کچھ آداب وشرائط اور حدود وقیود طے کئے ہیں جن کی رعایت کے ساتھ ساتھ عبادت کی جائے تو بہت بڑا ثواب اور دنیا وآخرت میں فلاح وکامرانی ہے اگر ان شرائط وآداب سے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتے ہوئے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کیا جائے تو ثواب کے بجائے گناہ لازم ہوگا۔ الغرض درود وسلام کے بھی کچھ آداب وشرائط ہیں جن کی خلاف ورزی کرنے پر گناہ لازم

آتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درود کے الفاظ بھی بتائیں ہیں اور اس کی ہیئتِ ادا بھی عملا بتائی ہے نیز الفاظ ایسے بتائے ہیں کہ جس میں خدا کا ذکر پہلے ہیں تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ بندہ پہلے اللہ کی عبادت کر رہا ہے۔ بہرحال صحیح بخاری کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علم سے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ ہم سلام کا طریقہ تو جانتے ہیں صلوۃ کا طریقہ بتا دیجئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے **اللھم صلی علی** آخر تک ارشادفرمایا(رواہ بخاری، باب الصلاۃ علی النبی)

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی کو درود وسلام بھیجنا ہوتو وہ نماز میں پڑھا جانے والا درود پڑھ لیں چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے صلاۃ وسلام کے الفاظ مبارکہ جو نکلے ہیں وہ کتب حدیث میں موجود ہیں ان الفاظ مبارکہ سے صلاۃ وسلام پڑھنے کا معمول بیٹھ کر رہے، حضرات سلف صالحین اولیاء عظام اور ان کے متبعین کا معمول رہا ہے کہ ان مبارک صیغوں کے ساتھ درود وسلام کو بیٹھ کر خشوع خضوع اور عموماً تنہا تنہا کثرت سے پڑھتے تھے البتہ جس خوش نصیب کو مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفا وعظما میں روضۂ اقدس پر حاضری کا شرف اور دولت حاصل ہو جائے تو وہاں کا بیشک ادب یہی ہے کہ مبارک جالی سے جہت قبلہ کی جانب تقریبا چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑے صلوۃ وسلام پیش کیا جائے اور بھی بہت مدد کھڑے ہو کر ہلکی آواز سے پڑھا جائے۔(فتاویٰ دار العلوم دیوبند فتویٰ نمبر 145508)

لیکن موجودہ دور میں بعض علم سے کورا ناعاقبت اندیش حضرات اسلامی احکام میں تبدیلی وتحریف کے لیے کوشاں وسرگرداں ہیں انہوں نے درود وسلام جیسی بہترین

عبادت میں بھی رخنہ اندازی کرتے ہوئے امت مسلمہ کے سامنے یہ عقیدہ پیش کیا کہ کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھنا ضروری ہے نیز انہوں نے درود وسلام کے الفاظ بھی بدل ڈالیں ان کا یہ عقیدہ بن گیا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام اس مجلس میں تشریف لاتے ہیں حالانکہ اس طرح کا عقیدہ اور خیال انتہائی بے ادبی پر مشتمل ہے۔

درود وسلام کھڑے ہوکر پڑھنا کیسا ہے؟

جہاں تک مسئلہ درود وسلام پڑھنے کے طریقہ کا ہے تو اس سلسلے میں ہر مسلمان کو یہ غور کرنا چاہیے کہ جس طرح قرآن کی تلاوت اللہ کا ذکر بڑے ہوکر بیٹھ کر لیٹ کر ہر طرح جائز ہے اسی طرح درود وسلام بھی ہر طرح جائز ہے لیکن اگر کوئی غیر منقول الفاظ درود مخصوص ہیئت کے التزام کے ساتھ اور اس عقیدے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں سلام کو سن رہے ہیں، بدعت اور گمراہی ہے اور یہ کہنا کہ سلام اسکو کیا جائے جو سنے مطلقا صحیح نہیں۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کی ہیئتِ ادا اختیار فرمائی کہ درود وسلام بحالت قعدہ ہو اس کی شان یہ ہے کہ اس کو بیٹھ کر پڑھا جائے اس لئے کہ عام حالت میں درود وسلام کے لئے کھڑے ہونا یا اس عقیدے سے کھڑا ہونا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر ہیں، نیکی نہیں گناہ ہے۔ (فتویٰ نمبر 144008200765، دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن)

اسی طرح یہ بات بھی ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ صلاۃ وسلام کے لئے قیام بوقت

ذکر ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدعت ہے، اس مروجہ طریقے کا ثبوت نہ تو صحابہ اور نہ تابعین اور تبع تابعین اور نہ بزرگان سلف صالحین سے پایا جاتا ہے۔ نیز اس طریقے سے جمع ہوکر صلاۃ وسلام پڑھنے والے کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بدعتی قرار دیا ہے۔ **وقد صح عن ابن مسعود أنه سمع قوما اجتمعوا فی مسجد یهللون ویصلون علیه الصلاة والسلام جهرا فراح إلیهم، فقال ما عهدنا ذالك علی عهده السلام وما أراكم إلا مبتدعین فماذا یذكر ذلك حتی أخرجهم عن المسجد.** (فتاوی شامی زکریا بحوالہ کتاب النوازل 1/489)

اسلئے ضرورت اس بات کی ہے کہ شریعت میں زیادتی کئے بغیر درود وسلام بیٹھ کر اطمینان سے پڑھا جائے اور جو سکون بیٹھ کر پڑھنے میں ہے وہ کھڑے ہو کر حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔

کن اوقات میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے؟

درود شریف کا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سے ایسے اوقات ہیں جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا ہمیں حکم ملا ہے اور جسکو مستحب قرار دیا گیا ہے ان میں سے بعض یہ ہے:

۱) جب کسی مجلس میں اللہ کے ذکر کے لئے اجتماع کیا جائے یا دین کی بات کرنے کا ارادہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا اور حضور علیہ السلام پر درود پڑھنا مستحب ہے۔

(احکام القرآن 3/490)

۲) دعا کے شروع اور آخر میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

۳) مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت۔ حضرت علی رض کا فرمان ہے کہ جب مسجد جاؤ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کرو۔ (تفسیر ابن کثیر 4/277)

۴) اذان سننے کے بعد چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب تم اذان سنو تو جو مؤذن کہ رہا ہے تم بھی کہو پھر مجھ پر درود بھیجو۔ (تفسیر ابن کثیر 4/277)

۵) وضو اور تیمم کرنے کے بعد۔

۶) کتابوں اور رسائل وخطوط کے ابتداء میں بسم اللہ کے بعد درود کا لکھنا اور پڑھنا۔

۷) تہجد کے لئے نیند سے بیدار ہونے کے بعد۔

۸) آفات وحوادثات کے نزول کے وقت۔ (تنقیح الکلام فی أحکام الصلاۃ والسلام للأحکام القرآن (3/491)

۹) شب جمعہ اور جمعہ کے دن اسی طرح خطبۂ جمعہ میں۔

۱۰) جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو یا آپکی قبرِ اطہر کی زیارت اور آثارِ شریفہ سے گزرتے وقت۔

۱۱) حدیث کی قرآت کی ابتداء اور انتہاء میں۔

۱۲) استفتاء اور فتویٰ کی کتابت کے وقت نیز ہر مصنف اور پڑھنے پڑھانے والے کے لئے۔

۱۳) نماز وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کے بعد۔ (فضائل اعمال ص/715)

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلویؒ نے اپنی مقبول ومشہور کتاب فضائل اعمال میں فضائل درود شریف کے باب میں بہت سے ایسے مواقع نقل

کئے ہیں جسمیں درود پڑھنا مستحب ہے۔راقم نے صرف ان مواقع کو ذکر کیا ہے جو احناف کے نزدیک مستحب ہے واللہ اعلم۔

کن مقامات پر درود شریف پڑھنا مکروہ ہے؟

یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر عمر بھر میں ایک مرتبہ درود بھیجنا فرض ہے پھر اسکے بعد مستحب ہے تا کہ آیت درود کی تعمیل ہو جائے، جیسا کہ تفسیر ابن کثیر میں اسی قول کی تائید کی گئ ہے(تفسیر ابن کثیر اردو 4/277)لیکن سات جگہوں پر فقہاء کرام نے درود پڑھنے کومکروہ لکھا ہے اسکے علاوہ ہر جگہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے درود پڑھنا چاہیے یہ بہت ہی خیر و برکت کا باعث ہے، وہ سات جگہیں یہ ہیں:

۱)بیوی سے ملاقات کرتے وقت

۲)پیشاب و پاخانہ کرتے وقت

۳)کسی چیز کے بیچنے کے ارادے سے کسی کو دکھانے کے وقت
(تا کہ اس سے سامنے والے کو چیز کی عمدگی معلوم ہو)

۴)ٹھوکر لگتے وقت

۵)تعجب کے وقت

۶)ذبح کرتے وقت

۷)چھینک آنے پر (حاشیۃ ابن عابدین 1/518)

درود وسلام کے احکام ومسائل:

مسئلہ: نماز کے قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا سنت مؤکدہ سب کے نزدیک ہے، اسی طرح اس بات پر بھی جمہور فقہاء کا اتفاق ہے کہ جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر درود شریف پڑھنا چاہئے کیونکہ حدیث میں آپ کے ذکر مبارک کے وقت درود نہ پڑھنے پر وعید آئی ہے چنانچہ جامع ترمذی میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی" جامع الترمذي، ابواب الدعوات) یعنی ذلیل ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

مسئلہ: صلوا اور سلموا: امر قطعی الثبوت اور قطعی الدلالہ ہیں اور امر تکرار کو مقتضی نہیں۔ اس لئے زندگی میں ایک مرتبہ صلوۃ وسلام بھیجنا ہر مسلمان پر فرض ہے اگر ایک مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بار بار آئے تو صرف ایک مرتبہ درود پڑھنا اعلیٰ درجہ ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ جتنی بار ذکر مبارک خود کرے یا کسی سے سنے ہر مرتبہ درود شریف بھیجیں یہ بڑا ثواب کا کام ہے

مسئلہ: جب خطبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ائے یا خطیب یہ ایت پڑھی 'یا أیها الذین آمنوا صلوا علیه و سلموا تسلیما' تو اپنے دل میں بلا جمب سے زبان کے صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لے۔ (فضائل درود شریف/ 86)

مسئلہ: : بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے اور با وضو نور علی نور ہے (ایضا)

مسئلہ: درمختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کوحرکت دینا اور بلند آواز کرنا جہل ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں قابل ترک ہیں۔اسی طرح اگر درود شریف آدمی تنہا پڑھ رہا ہوتو آہستہ آواز سے پڑھے یا بلند آواز سے دونوں میں کوئی حرج نہیں لیکن حلقہ بنا کر اور آواز میں ملا کر درود شریف پڑھنا سلف سے ثابت نہیں ہے اس سے احتراز کرنا چاہیے۔ (کتاب النوازل 485 / 1 ,فضائل درود شریف/ 86)

مسئلہ: جس طرح زبان سے ذکر مبارک کے وقت زبانی صلاۃ وسلام واجب ہے اسی طرح قلم سے لکھنے کے وقت صلاۃ وسلام کا قلم سے لکھنا بھی واجب ہے اور اس میں جو لوگ حروف کا اختصار کر کے "صلعم" لکھ دیتے ہیں یہ کافی نہیں پورا صلوۃ وسلام لکھنا چاہیے۔

مسئلہ: ذکر مبارک کے وقت افضل اور مستحب تو یہی ہے کہ صلاۃ اور سلام دونوں پڑھے اور لکھے جائیں لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے ایک یعنی صرف صلاۃ یا صرف سلام پر اکتفاء کرے تو جمہور فقہاء کے نزدیک کوئی گناہ نہیں۔

مسئلہ: لفظ صلاۃ انبیاء علیہ السلام کے سوا کسی کے لیے استعمال کرنا جمہور علماء کے نزدیک جائز نہیں، امام شافعی کے نزدیک غیر نبی کے لئے لفظ صلوۃ کا استعمال مستقلاً مکروہ ہے، امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کا بھی یہی مذہب ہے البتہ طبعا جائز ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کے ساتھ آل واصحاب یا تمام مومنین کو شریک کر لے اس

میں مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: امام جوینی نے فرمایا کہ جو حکم لفظ صلوۃ کا ہے وہی لفظ سلام کا بھی ہے کہ غیر نبی کے لیے اس کا استعمال درست نہیں بجز اس کے کہ کسی کو خطاب کرنے کے وقت بتاؤ اور تحیہ کے السلام علیکم کہے یہ جائز و مسنون ہے۔ مگر کسی غائب کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" کہنا اور لکھنا غیر نبی کے لیے درست نہیں۔ خصائص کبری سیوطی ج:2 ص:262

(ماخوذ از معارف القرآن 7/242)

درود و سلام کے آداب:

درود شریف پڑھتے وقت تعظیم و تکریم تواضع و انکساری کا اظہار علامت محبت میں سے ہے، کیونکہ ہر محب اپنے محبوب کا ذکر انتہائی ادب و احترام سے کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہایت خشوع خضوع کے ساتھ کرتے تھے۔ بہر حال ہمیں بھی محبت آداب کے ساتھ کرنی چاہیے اس طور پر کے اپنے دل کو تمام گناہوں سے پاک صاف کریں، کپڑے بدن اور جگہ پاک کریں، خوشبو لگائیں، دل و دماغ کو حاضر رکھیں اور ہر طرح کے دنیوی خیالات اور وسوسوں سے پاک کرے، پھر باوضو بیٹھ کر قبلہ رو ہو کر حضور علیہ السلام کا تصور کرتے ہوئے انتہائی ادب وقار اور یکسوئی کے ساتھ درمیانی آواز سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی امید رکھتے ہوئے درود شریف پڑھنا چاہئے، اجتماعی شکل اختیار کرنا اور بلند آواز سے پڑھنا تقاضۂ ادب کے خلاف ہے کیونکہ درود شریف کا پڑھنا اصل دعا ہے اور دعا کا صحیح

طریقہ سرا یعنی آہستہ کرنا ہے یہی چیز صلاۃ وسلام کے پڑھنے میں بھی ملحوظ رکھی جائے۔
(فضائل درود شریف، ص/ ۹،۸)

درود شریف کی حکمتیں:

ویسے تو شریعت مطہرہ کے ہر حکم میں بے شمار حکمتیں پنہاں ہیں جسکا ادراک عقلِ انسانی کے لئے محال ہے۔ درود وسلام بھی ایک ایسا عظیم عمل ہے جو حکمتوں سے خالی نہیں ہے چنانچہ حضرت الاستاذ شیخ الحدیث مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری نور اللہ مرقدہ نے اپنی تفسیر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کی تین حکمتیں ذکر فرمائی ہے۔ ذیل میں ان تین حکمتوں کو اختصار سے نقل کیا جا رہا ہے:

پہلی حکمت: رحمت کے جھونکوں سے استفادہ۔

انسانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ رحمتِ الٰہی کے جھونکوں کے سامنے آئیں اور ان سے بہرہ ور ہوں حدیث میں ہے کہ رحمت الٰہی کے جھونکوں کے در پہ ہو واللہ کی رحمت کے جھونکے ضرور چلتے ہیں اور اللہ تعالی جسے چاہتے ہیں ان سے بہرہ ور فرماتے ہیں (درمنثور ۳:۳۱۸) اور اللہ کی رحمت کے جھوکوں کے در پہ ہونے کی بہترین صورت شعائر اللہ کی تعظیم ہے اور بڑے شعائر اللہ چار ہیں: قرآن کعبہ نبی اور نماز کعبۃ اللہ کی تعظیم کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے پاس پہنچا جائے یعنی حج یا عمرہ کیا جائے اس سے ضرور رحمت کے جھونکوں کا حصہ ملے گا اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کا ملأ اعلی میں بزرگ ترین مقام ہے آپ علیہ السلام زمین والوں پر جودِ الٰہی کے نزول کا واسطہ ہے اس لیے آپ

علیہ السلام کی تعظیم بھی واجب ہے اور آپ علیہ السلام کی تعظیم کا طریقہ یہ ہے کہ عظمت و محبت کے ساتھ آپ کا ذکر کیا جائے اللہ تعالی سے آپ کے حق میں دعا کی جائے اور اپ کی ذات سے اپنی ایمانی وابستگی اور وفا کشی کا اظہار کیا جائے اور کثرت سے آپ پر کثرت سے درود شریف بھیجا جائے ایسا مومن بھی رحمت الٰہی کے جھونکوں سے ضرور بہرہ ور ہوگا۔

دوسری حکمت: درود شریف دین کو تحریف سے بچاتا ہے اس سے شرک کی جڑ کٹتی ہے درود بھیجنے سے یہ بات ذہن نشین ہوتی ہے کہ سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالی کی رحمت وعنایت اور نظر کرم کے محتاج ہیں اور محتاج ہستی بے نیاز ذات کی شریک وسہیم نہیں ہوسکتی تحریف ہی کے سدباب کے لیے یہ حکم دیا گیا ہے کہ قبر اطہر کی زیارت ضرور کی جائے مگر اس زیارت کو میلا ٹھیلا نہ بنایا جائے (مشکوٰۃ حدیث ۹۲٦) جس طرح یہود ونصاری نے اپنے نبیوں کی قبروں کے ساتھ اور جاہل مسلمانوں نے اولیاء کی قبروں کے ساتھ یہ معاملہ کر رکھا ہے۔ موسم حج کی طرح یعنی جس طرح سال میں ایک مرتبہ کعبہ شریف کی زیارت کے لیے حج کیا جاتا ہے یہود و نصاری اور جہلاء مسلمین نے بھی ان قبور کی زیارت کے لئے عرس تجویز کر رکھے ہیں جو دین میں بگاڑ کا باعث ہے اس لئے مذکورہ ارشاد کے ذریعے اور درود شریف کے ذریعے اس کا سدباب کیا گیا ہے۔

تیسری حکمت: روح نبوی سے استفادہ۔ کاملین کی ارواح اپنے جسموں سے جدا ہونے کے بعد یعنی موت کے بعد روکی ہوئی موج کی طرح ہوجاتی ہیں اب ان میں جدید

ارادہ اور عارضی داعیہ کوئی تحریک پیدا نہیں کرتا یعنی جس طرح پانی کی موج کو کوئی پہاڑ وغیرہ روک دے تو اس کا تموج ختم ہو جاتا ہے اسی طرح موت کے بعد کاملین کی ارواح مشاہدۂ حق میں مشغول ہو جاتی ہے اور جو نفوس ان سے ورے ہیں یعنی زندہ ہیں وہ اس بات کے محتاج ہیں کہ توجہ تام کے ذریعے ان کاملین کی ارواح سے استفادہ کریں۔ درود شریف روح پاک کے ساتھ ارتباد کی ایسی ہی ایک کوشش ہے جب مومن بندہ درود بھیجتا ہے تو درود روح نبوی سے نور اور مناسب حالت درود بھیجنے والے کی طرف ہانک لاتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ جب بھی کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالی میری روح مجھ پر واپس کرتے ہیں تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں (مشکوٰۃ حدیث ۹۲۵) یعنی روح پاک جو مشاہدۂ حق میں مشغول ہے اور جس کا کسی طرف التفات باقی نہیں رہا باذن الٰہی وہ سلام پیش کرنے والے کی طرف ملتفت ہوتی ہے اور جواب دیتی ہے یعنی روح پاک سے سلام کرنے والے کو فیض پہنچتا ہے۔ شاہ صاحب قدیسا سر روح فرماتے ہیں: میں نے 1144 ہجری میں جب میرا قیام مدینہ منورہ میں تھا اس بات کا بار بار مشاہدہ کیا ہے یعنی روح نبوی سے فیض پایا ہے۔ (ملخص از تفسیر ہدایت القرآن 6/491)

کثرتِ درود شریف کا معمول مصائب کے ٹلنے کا ذریعہ:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ پر درود بہت پڑھتا ہوں کتنی بار پڑھا کروں؟ آپ نے فرمایا جتنی بھی چاہو میں نے عرض کیا ایک چوتھائی درود کے لیے مقرر کرلوں آپ

نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر زیادہ کرلوتو تمہارے لیے بہتر ہوگا میں نے عرض کیا آدھا حصہ درود کا بنالوں فرمایا تم جتنا چاہو کرلولیکن اگر زیادہ کرلوتو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ پھر میں نے عرض کیا کیا دو تہائی کرلوں فرمایا جتنا چاہو مگر زیادہ کرلوتو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ کیا میں اپنی ساری دعا آپ کے لئے کردوں۔ فرمایا تو ایسی حالت میں تمہارے سارے فکر دور ہو جائیں گے کام پورے کر دیے جائیں گے اور تمہارے گناہ ساقط کر دیے جائیں گے۔ (رواہ الترمذی) مذکورہ حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ درود شریف جتنی کثرت سے کیا جائے اتنا زیادہ فائدہ ہے اللہ کے نبی علیہ السلام پر دن رات اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود پڑھنے کا معمول بنا لینا نہایت ہی اہم عمل ہے جس کے ذریعے سے مصیبتیں دور ہو جائیں گے اور گناہ ساقط کر دیے جائیں گے یہی وجہ ہے کہ کثرت درود کو قربِ مصطفی کا معیار بتایا گیا ہے چنانچہ حضرت ابن مسعود رض کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا (رواہ الترمذی) اس لئے کثرت سے درود شریف پڑھنا کا معمول بنانا چاہئے۔

کثرتِ درود شریف سے متعلق چند حکایات:

۱) شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الدرالمنضود میں نقل کیا ہے کہ ایک صالح شخص کو کسی نے خواب میں دیکھا اس سے حال پوچھا اس نے کہا اللہ تعالی نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا فرشتوں نے میرے

گناہ اور میرے درود کو شمار کیا سو درود کا شمار زیادہ نکلا حق تعالیٰ نے فرمایا اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرواور اس کو بہشت میں لے جاؤ۔ (الدر المنضو د ص/182)

۲) ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بد ہیئت صورت دیکھی انہوں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں تیرے برے عمل ہوں انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے اس نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا۔ (الدر المنضو د ص/183)

۳) شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تم پر کیا گزری اس نے کہا کہ بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گزری اور مجھ پر منکر نکیر کے سوالات کے وقت گڑبڑ ہونے لگی میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آرہی ہے کیا میں اسلام پر نہیں مرا تو مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا اس میں سے نہایت ہی بہترین خوشبو آرہی تھی اس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتادئے میں نے فوراً کہہ دئے میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ درود سے پیدا کیا گیا ہوں مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ (الدر المنضو د)

چند مسنون و مستند درود شریف کے کلمات اور صیغے:

یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ احادیث مبارکہ سے ثابت شدہ درود کے کلمات اور صیغوں کی اہمیت، فضائل، فوائد اور برکات دیگر خود ساختہ یا بزرگوں سے منقول درودوں سے بڑھ کر ہیں، اس لیے احادیث میں مذکور درود شریف کے کلمات کو زیادہ اہمیت اور توجہ دینی چاہیے۔ ذیل میں احادیث سے ثابت شدہ چند درود شریف کے کلمات اور صیغوں کو ذکر کیا جا رہا ہے:

۱ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

(صحیح البخاری حدیث: 3370)

فائدہ: واضح رہے کہ اس درود ابراہیمی کو سب سے افضل درود قرار دیا گیا ہے۔

۲ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ.

(صحیح البخاری حدیث: 6358)

۳ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَالِ ابْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (الحجم الکبیر للطبرانی حدیث: 689)

۴ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ. (سنن ابی داود حدیث: 983)

٥﴾-اللهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ۔ (سنن النسائی حدیث:1292)

٦﴾-اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيد۔ (صحیح مسلم حدیث:407)

٧﴾-اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِهِ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (سنن ابی داور حدیث:984)

٨﴾- اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.
(مسند احمد حدیث:17067)

٩﴾-اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ. (مجمع الزوائد حدیث:17321)

١٠﴾-صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ. (سنن النسائی حدیث:1745)



خلاصۂ کلام

مذکورہ بالا سطور سے آپکو قرآن واحادیث کی روشنی میں درود وسلام کی فضیلت واہمیت اور صحیح طریقے کا علم ہو چکا ہوگا نیز اس سے یہ بات بھی عیاں ہو جاتی ہے کہ درود شریف پڑھنا نہایت اہم عمل ہے جس میں شریعت کے حدود اور آداب کی رعایت کرنا لازمی ہے ورنہ اتنا اہم عمل شریعت کے حدود کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے رائگاں ہو جاتا ہے اس لیے ہم سب کو چاہیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی درود پڑھیں تو مذکورہ امور کا لحاظ کرتے ہوئے پڑھنے کی فکر کریں اور مروجہ طریقۂ کار سے حتی الامکان بچنے کی سعی کریں اور ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر بے پایاں رحمتیں نازل فرمائیں تاکہ اخرت میں ان کا درجہ بلند ہو اور دنیا میں ان کی شان بڑے اور یہ بات اشاعت دین کی مربونے منت ہے پس دین کو پھیلانے کے لیے محنت کرنا درود شریف کا تتمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح علم اور صحیح فہم عطا فرمائے آمین۔

دورِ حاضر میں مطالعہ سیرت کی ضرورت:

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا بحرِ بیکراں ہے کہ جس میں ہر غوطہ لگانے والا تشنہ ہی نکلتا ہے کیونکہ سیرت محض ایک ہستی کی سوانح حیات نہیں ہے بلکہ ایک عالمی تہذیب وتمدن، کامیاب وخوشگوار طرزِ زیست، عالمگیر انسانی معاشرے اور زندگی کے ہر

گوشے میں تبدیلی اور انقلاب کی ایک نوید ہے نیز احکام خداوندی کے آغاز وارتقاء کی انتہائی اہم اور بے نظیر داستان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ایک نئے دور کا آغاز تھی جس کی نورانی کرنوں سے کفر وشرک کی تاریکیوں کو کافور ہونا تھا اور ایمان ویقین عدل وانصاف کا چراغ اس جہاں میں روشن ہونا تھا، یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو ہر فرد بشر کے لیے نمونہ اور آپ کی ذات کو سرچشمۂ ہدایت بنایا ہے اسی لیے قرآن میں اللہ نے ارشاد فرمایا "لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوۃ حسنۃ" حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے، اس آیت سے رسول اکرم کے اقوال وافعال سب کی اقتدا کا حکم ثابت ہوا، لہذا اہل ایمان کو چاہیے کہ آپ کے نقشِ قدم پر چلے اور ہر معاملے میں حضور پرنور کی ذات بابرکت کی پیروی کرے (معارف القرآن 6/240)

یہ بات ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ہی وہ واحد تاریخی شخصیت ہے جس کی زندگی کے ایک ایک پہلو کو محفوظ کیا گیا ہے، جس کی سیرت طیبہ میں مسائل زیست کا حل رکھا گیا ہے کیونکہ اگر آپ دنیا میں رائج دیگر مذاہب پر نظر ڈالیں گے تو ان میں کسی مذہب کے بانی ومؤسس کی شخصیت کا وجود اور ان کی زندگی کے ہر ہر پہلو کا ذکر تاریخی اعتبار سے ثابت شدہ نہیں ہے، خود ان کے ماننے والوں کو بھی یقین نہیں ہے کہ واقعی اس نام کی کوئی شخصیت موجود تھی بھی یا نہیں؟ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے متعلق کوئی یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ (محاضرات سیرت: 39) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کی سیرت اورآپ کا ہر ہر گوشہ آفتاب کی طرح روشن ہے جس کے بارے میں قرآن نے اسوۂ حسنہ کہا ہے، اسی اسوۂ حسنہ سے واقفیت کے لیے اوراپ کی شخصیت کے فہم کے لیے نیز عالمگیر انسانی مساوات، تہذیب وتمدن، اخلاق وکرداراور عدل وانصاف کے نظام کو جاننے اور سمجھنے کے لیے ایک مسلمان کے لیے سیرت کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

لیکن زمانۂ رواں میں جہاں یہ دنیائے فانی اپنی مصنوعات اوراپنی ایجادات میں جتنی برق رفتاری سے رواں دواں ہیں وہیں امت مسلمہ دین وشریعت اسلامی تعلیمات اور خصوصا محسن انسانیت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اوران کی طرز سے دور ہوتی جارہی ہے نیز سیرت النبی سے ناواقفیت کی وجہ سے ایک مسلمان کی انفرادی اوراجتماعی زندگی غیروں کی تہذیب سے آراستہ وپیراستہ ہورہی ہے، یہ ہمارے معاشرے کی ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہماری مسلم عوام اورنوجوان جرنل نالج اور دنیاوی معلومات میں جتنا ترقی پذیر ہیں اسلامی معلومات اورسیرت نبوی کے سلسلے میں اتناہی تنزلی اور جہالت کے شکار ہیں، اگراپ کسی سے جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں یا کسی اسمارٹ فون کے استعمال سے متعلق یا کسی اور دنیاوی معلومات سے متعلق کوئی بھی سوال کریں گے تو وہ آپ کو تشفی بخش جواب دے کر مطمئن کردے گا لیکن افسوس کہ اگراپ اس کو اسلام سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت سے متعلق کچھ سوال کریں گے تو وہ خاموشی میں اپنی جہالت کا اعتراف کرے گا، کیونکہ وہ اس بات سے نا آشنا ہے کہ ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے زندگی گزاری، آقا کا اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا کیسا تھا، آپ کے اخلاق وکردارآ پکی معاشرتی، معاملاتی تجارتی، زندگی کیسی تھی۔

بہرحال یہ سیرت سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے کہ آج ہمارے گھریلو مسائل، خاندانی جھگڑے، رشتہ داروں سے تعلقات کا نظام، سسرالی مسائل الغرض زندگی کا ہر گوشہ زبو حالی اور انتشار کا شکار ہے اور تباہی کی طرف رواں دواں ہیں، چنانچہ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں سیرت کا مطالعہ ہمارے لیے ایک امید کی کرن، راحت کی لہر اور سکون واطمینان کی ایک نوید ثابت ہوگی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے لیے قیمتی ہدایات اور رہنمائی موجود ہے آپ کی سیرت ایک انسان کامل کے لیے ہر اعتبار سے اعلی درجے کی نادر مثال ہے، علامہ ابن قیم جوزی رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ "سیرت نبویہ کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لیے فرض ہے کیونکہ سعادت دارین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت اور رہنمائی پر مبنی ہیں۔ (محاضرات سیرت:27)

سیرت کا مطالعہ ہم سب کی نہ صرف یہ کہ روحانی ضرورت ہے بلکہ ایمان ویقین کا جذبہ بیدار کرنے اور دلوں کو راحت وسکون اور اطمینان ملنے کا ایک اہم ذریعہ ہے اور اسی کے ذریعے سے ہم سب کی زندگیوں میں تبدیلیاں آسکتی ہیں کیونکہ انسانیت کی تکمیل انبیاء کی سیرت سے ہوسکتی ہے اور عالمگیر اور دائمی نمونۂ عمل صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے، لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر سال ربیع الاول کی آمد پر ہم سب اپنا جائزہ لیں کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کتنا مطالعہ کیا ہے؟ ہمیں اپنے آقا کی سیرت سے متعلق کیا معلومات حاصل ہیں کیا ہم نے آج تک سیرت کی کوئی سو یا ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب کا مطالعہ کیا ہے؟ اگر نہیں کیا ہے تو ابھی سے یہ عزم کریں کہ

ہم سیرت کا مطالعہ ضرور کریں گے، اور پھر موجودہ دور میں سیرت سے متعلق ہر زبان میں چاہے وہ اردو ہو یا رومن انگلش ہو یا تیلگو ہو کتابیں دستیاب ہیں لیکن کمی ہے تو پڑھنے والوں کی کمی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کا مطالعہ کر کے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔۔!

اللهم صل وسلم على النبي محمد

مآخذومراجع

۱)تفسیر ابن کثیر

۲)تفسیر روح المعانی

۳)تفسیر مظہری

۴)أحکام القرآن للتھانوی

۵)تنقیح الکلام فی أحکام الصلاۃ والسلام

۶)الدر المنضود لابن الحجر مکی

۷)ہدایت القرآن

۸)مشکوٰۃ المصابیح

۹)جامع الترمذی

۱۰)بیان القرآن

۱۱)معارف القرآن

۱۲)کتاب النوازل

۱۳)فتاویٰ دارالعلوم دیوبند آنلائن

۱۴)فتاویٰ بنوریہ ٹاؤن آنلائن

۱۵)فضائل اعمال

۱۶)فضائل درود شریف

دُرود وسلام

درود وسلام اللہ رب العزت کی ان لازوال نعمتوں میں سے ہے جسکے دامن میں بے شمار برکتیں اور رحمتیں پنہاں ہیں یہ ایک ایسا واحد عمل ہے کہ جسے مل جائے اسکے دین ودنیا سنور جاتے ہے کیونکہ درود وسلام وہ پاکیزہ عمل ہے جو انسان کے ظاہر و باطن کو ہر قسم کی پریشانیوں کثافتوں اور آلودگیوں سے پاک و منزہ کردیتا ہے اور روحانی وجسمانی پاکیزگی کا باعث ہے۔درود وسلام درحقیقت اللہ تعالی کے حضور میں کی جانے والی نہایت اعلی درجہ کی عبادت ہے جو امام الانبیاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ایمانی وابستگی اور اظہار وفاداری کے لئے آپ کے حق میں کی جاتی ہے یہ عمل آپ سے محبت اور آپ کے حقوق وآداب میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر اس کی ترغیب دی ہے کیونکہ امت کو اس میں جو سکون ملتا ہے شاید ہی کسی اور عبادت میں ملتا ہو۔